Digitized by Khilafat Library Rabwah.

حقوق سب محفوظ ہیں

(۱۶۵)

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

جلد ۱۳
ستمبر و دسمبر

نمبر چہارم لغایت ہفتم
و نمبر یازدہم و دوازدہم

بابت سنہ ۱۳۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۹۱ عیسوی

اِس دفعہ کی اشاعت میں تین مضمون جداگانہ نکلے ہیں۔

(۱)

فتویٰ علمای پنجاب و ہندوستان

(بحق)

مِرزا غلام احمد ساکن قادیان

جو اس مجموعہ چھ نمبروں (۴۔۵ و ۶ و ۷۔ و نمبر ۱۱ و ۱۲) میں چھپا ہے۔ اِن چھ نمبروں کی۔ قیمت رؤسائے عظام سے [illegible] عام اغنیا سے (ــہ) متوسط اہل وسعت سے [illegible] کم وسعت لوگوں سے [illegible] ہے۔ جو خرید کر مفت بانٹے اُس سے ایک روپیہ [illegible]۔

(۲)

مباحثہ لدھیانہ

جو تین نمبر (۸۔۹۔۱۰) میں چھپا ہے اور اسکی قیمت حسبِ شرح و مراتب بالا۔ سے روپیہ [illegible] روپیہ [illegible]۔ [illegible]

(۳)

جوابِ فیصلہ آسمانی

جو دو نمبروں میں [illegible] کے چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح و مراتب بالا۔ [illegible]

باہتمام محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ (اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا) ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

مژدہ

ہمارے محب نبیل فاضل جلیل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس علیگڈھ کا مسلمانوں کو ممنون ہونا چاہئے۔ کہ انہوں نے کادیانی کے رد میں ایک رسالہ تالیف فرمایا اور اپنے خرچ سے چھپوایا ہے جسکا نام اعلام الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح اور اس میں دجال کادیانی کا منکر [illegible] ہونا ثابت کیا ہے [illegible] اس رسالہ کو خرید کریں اور اس کی قیمت آیندہ رد کادیانی کے لیے مدد دیں۔ اسکی قیمت معہ محصول ڈاک [illegible] یہ رسالہ مصنف سے [illegible] دہلی کے مطبع انصاری سے مل سکتا ہے۔

مژدہ دیگر

مثنوی [illegible] ملقب [illegible] دہلی [illegible] اسی مطبع انصاری [illegible] جسکی قیمت [illegible] [illegible] خوشنوسی [illegible]

فتوی علماء پنجاب و ہندوستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

تمہید

قادیانی* نے اپنے رسالہ فتح اسلام مین اپنے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا تو اس سے اہل اسلام کی پبلک مین ایک عام شور برپا ہو گیا۔ اس شور کو مٹانے اور اسکے دعوے کی توضیح کے لئے اسنے ایک رسالہ توضیح مرام مشتہر کیا۔ تو اسنے اس شور کی آگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ اور خوب بھڑکایا۔ کیونکہ فتح اسلام مین تو اسنے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا تھا۔ توضیح مرام مین اسنے نبی ہونیکا بھی دعوی کیا۔ اور علاوہ بران بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا۔ جو عقائد اسلام کے بالکل مخالف ہین۔ اور عقائد نیچریہ۔ فلاسفہ۔ ہنود۔ یہود و نصاری کے عین مطابق و موافق۔ اس رسالہ کی اشاعت سے وہ شور بڑہا تو اسکے ازالہ کے لئے اسنے ایک اور رسالہ ازالہ اوہام کے بعض حصص و مضامین کو اپنے حواریون مین متداول کیا۔ اور انہون نے بذریعہ رسائل و مجالس انکو پبلک مین مشتہر کیا۔ ان مضامین نے اس شعلہ کی بھڑکتی ہوئی آگ پر کیروسن آئیل (مٹی کا تیل) ڈالدیا۔ کیونکہ اس رسالہ مین اسنے دعوی مسیحیت اور نبوت کے ساتھ رسالت کا بھی دعوی کیا ہے۔ رسالت بھی کیسی؟ جسکی بشارت و شہادت نص قرآن (مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) مین آ چکی ہے۔ اور علاوہ بران بہت سے کفریات کا ڈھکوسلا۔ معجزات حضرت مسیح وغیرہ انبیاء سے بتاویل و تحریف انکار کیا حضرت مسیح وغیرہ انبیاء خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب نقیا اور انکے اتباع باصفا پر علم و فہم مین فوقیت کا دعوی کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا پھر تو وہ شور عالمگیر ہو گیا اور چارون طرف سے نعرہ تکفیر و نفرین بلند ہونے لگا۔ ان رسائل کی تحریر سے بھی جب قادیانی نے اچھا اثر نہ دیکھا۔ تو اشاعت رسالہ توضیح مرام ہی کے وقت سے مباحثہ علماء کا بھی اشتہار دیدیا۔ اور اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء مین یہ مشتہر کیا کہ علماء وقت جب تک میرے ان عقائد و مقالات مین جنکو وہ کفر و گمراہی سمجھتے ہین۔ مجھسے مباحثہ نکرلین تب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روک رکہین۔ اور اس مباحثہ کو ایسی پیچیدہ اور مشکل اور ناممکن الوقوع شروط سے مشروط و مقید کر دیا کہ نہ وہ شرطین پوری ہون اور نہ مباحثہ کی نوبت پہونچے۔ جس سے اسکا مقصود یہ تھا کہ جتنے دنون تک مباحثہ ملتوی رہے اور ٹل سکے اتنے ہی دن طعن و تکفیر سے لوگون کی زبان بند رہے۔ اور اسکے عقائد و دعاوی کا کچھ نہ کچھ اثر اسکے اتباع اور ناواقف مسلمانون پر ہوتا رہے۔ علماء وقت نے وقتاً فوقتاً اسکی ناجائز شروط کا ابطال اور جائز کی تسلیم و قبول سے مباحثہ کے لئے مستعد ہونیکا اظہار کیا۔ مگر قادیانی سے بجز گریز کے جو اسکا اصلی منشاء و مقصود تھا۔ کچھ ظہور مین نہ آیا۔ یہانتک کہ قضاء و قدر نے اسکو اس دوڑنے اور بھاگنے کے ساتھ پھر ہمارے پنجہ مین پہنسا دیا۔ اور لودہانہ کی مقام مین ہمارا اس سے مباحثہ کرا دیا۔ جسکی کسیقدر کیفیت نمبر جلد ۱۳ مین شائع ہوئی ہے۔ اس مباحثہ مین جو اسنے شکست و ہزیمت پائی وہ ناظرین پرچہ ہاے مذکور پر مخفی نہوگی۔ مگر اسکی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اسپر صد آفرین کہو کہ شکست پا کر بھی وہ دعوے مباحثہ سے دست بردار نہوا۔ اور اشتہار ۲ اگست ۱۸۹۱ء [illegible] پھر مدعی مباحثہ ہوا اور دہلی جا کر خم ٹہوک کر کھڑا ہو گیا۔ (اسپر دہلی پہونچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور اسکی جملہ شروط جائزہ کو منظور کر کے منظوری مباحثہ کا اشتہار دیا گیا تو پھر اسنے مباحثہ سے انکار کیا جسکی تفصیل نمبر ۲ جلد ۱۴ مین ہے۔ مگر پھر اسکی شرم و حوصلہ کو دیکھو اور اسپر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر قادیان مین پہنچکر وہ اس شکست و ہزیمت کو بہول گیا۔ اور ایک "آسمانی فیصلہ" (جو در حقیقت شیطانی فیصلہ ہے) اسنے لکہہ مارا۔ اور اسمین پھر مباحثہ کا مدعی بن بیٹھا [illegible] اور اسکا الزام علماء وقت پر قائم کیا۔ اسپر لاہور و سیالکوٹ پہونچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور متعدد نوٹسون کے ذریعہ اسکو مباحثہ کیطرف بلایا گیا مگر وہ میدان مباحثہ مین نہ آیا۔ بلکہ جہان خاکسار پہونچا وہان سے وہ فوراً بھاگا جسکی کیفیت نمبر ۱ کے ۱۴ مین ہے۔ خاکسار ابتداء ہی سے اسکی بیجا اور ناممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے اسکے مباحثہ سے مایوس ہو چکا تھا۔ مگر قطع حجت قادیانی کی غرض سے لودہانہ کے مباحثہ تک اسکو حق مین تمام علماء اہل اسلام کی طرف سے ظاہر و مشتہر کرنے سے در کار رہا۔ اور جب لودہانہ کے مباحثہ کو وہ ناتمام چھوڑ کر بھاگا۔ اور اگر بھی مایوسی نے جلوہ دیکھایا تب خاکسار نے بمقام دہلی ہو کر ایک استفتاء مرتب کیا جسمین قادیانی کے خیالات و مقالات درج کر کے انکی تصدیق و شہادت کیلئے اصل عبارات اسکی تصنیفات کو بقید صفحات نقل کر دیا۔ اور اس استفتاء کا جواب بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا و شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ سے حاصل کیا اور پھر ایک خاص سفر از دہلی تا بقرب کلکتہ و بہوپال وغیرہ اختیار کر کے اکثر مشہور بلاد ہندوستان کے علماء و فضلا مختلف مذاہب کا توافق رائے حاصل کیا پھر لاہور پہونچکر اس استفتاء اور اسکے جواب کو رسالہ کی صورت چھپوا کر اور مقامات ہندوستان و پنجاب مین جہان خاکسار خود نہین پہنچا تھا۔ متداول کیا اور اسپر سے ان مقامات کی شہادات و تائیدات کو ثبت کرایا۔ یہہ فتوی مدت سے محل اتفاق علماء ہندوستان و پنجاب ہو چکا تھا مگر اسکی اشاعت عام مین اسیوجہ سے توقف و التوا ہوا کہ

* قادیان بجز و قاف کو بجای کاف لکہنے کی وجہ جواب فیصلہ آسمانی کی ص ۔ مین ہے۔ جہان کادیانی کو بجائے قاف کے لکہا گیا ہے وہ اس سے پہلے کا نوشتہ ہے

اگر کادیانی کو ان باتوں کی نسبت جنکو علماء وقت نے کفر و ضلالات کادیانی پر دلیل ٹھہرایا ہے۔ کچھ عذر ہو تو اسکو مجمع علماء مین پیش کرے۔ اور انہین روبمباحثہ کرنا چاہتا ہے تو کرے۔ اور اس رسالہ تکفیر و تضلیل کو جو باتفاق علماء اسکے لئے تیار کیا گیا ہے کسی حیلے سے ٹلا سکتا ہے تو ٹلاوے یعنی ان باتوں کا اپنی تصانیف مین پایا نجانا۔ یا اگر وہ انہین موجود ہین تو انکا موجب کفر و ضلالات نہونا ثابت کردے۔ اخیری درخواست اس امر کی طرف اُنکو جواب فیصلہ آسمانی مین بلایا گیا۔ اور اس جواب کو چھاپ کر اُنکے پاس بھیجا گیا۔ اور انتظار مدت جواب تک اشاعت فتوے کو ملتوی کیا گیا۔ مگر پھر بھی اسنے اسطرف رُخ نکیا۔ اور مباحثہ کا نام لینا بھی چھوڑ دیا۔ لہذا اس فتوی کا اب عام اہل اسلام مین مشتہر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ فتوی سے پہلا چند تمہیدی امور کا بیان ضروری ہے۔ ناظرین پہلے انکو ملاحظہ فرمائینگے تو فتوی سے زیادہ حظ اٹھائینگے۔

امر اول اس مجموعہ فتاوی مین گو کادیانی کی بڑے زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اسکے پہلے اور اصل جواب مین کو کادیانی سے تعرض نہین ہوا اصل سوال صرف یہ ہے کہ عقائد کادیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہین یا نہین۔ اور ان عقائد مین کادیانی پابند و پیرو اسلام ہے یا اسکی پابندی سے خارج۔ اور ایسے عقائد والا۔ ولی۔ مجدد۔ ملہم۔ محدث ہو سکتا ہے۔ یا وہ ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے۔

اسکا اصل جواب جو حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہ ہے۔ کہ یہ عقائد اسلامی نہین اور کادیانی ان عقائد مین پابندی اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والا محدث۔ مجدد۔ ملہم۔ ولی نہین ہو سکتا۔ بلکہ منجملہ دجالین ایک دجال ہے۔ اس جواب کی تائید و شہادت مین جو اور فتوے و جوابات لکھے گئے ہین۔ انہین بڑے زور و شور سے کادیانی کی تکفیر ہوئی ہے۔ اصل سوال اور اسکے پہلے جواب مین اس تکفیر سے اس غرض سے تعرض نہین کیا گیا۔ کہ اس جواب مین کسی شخص کا اختلاف نہو۔ اسمین کادیانی اور اسکے عقائد کا کم سے کم درجہ حال و حکم بیان ہوا ہے۔ تا کہ اس سے اور کوئی کمی نکسے زیادتی جسقدر کوئی مناسب سمجھے عمل مین لاوے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء کادیانی کو کسی خاص وجہ سے کافر نہین کہتے صرف مبتدع و گمراہ جانتے ہین انہون نے بھی اس جواب سے اتفاق کیا۔ اور اسکے عقائد کو خطا و گمراہی قرار دیکر یہ ظاہر کیا کہ وہ عقائد اسلامی عقائد نہین۔ اور جو علماء اسکو کافر و مرتد۔ زندیق و منافق جانتے ہین انہون نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑھایا اور اسکو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھولکر اپنی علم و قلم کا زور دکھایا۔ لہذا یہ مجموعہ فتاوے اسوقت کے دونو قسم کے مسلمانون کے (۱) نئی روشنی و نیچری خیالات کے مسلمین جو نیو فیشن کے مہذب کہلاتے ہین۔ اور وہ لفظ کفر و کافر کے استعمال کو خواہ کیسا ہی بامحل و حسب موقع ہو کسی کے حق مین پسند نہین کرتے اور وہ دنیا مین کسیکو منکر انبیاء علیہم السلام ہو خواہ منکر قطعی احکام حلال و حرام کافر نہین جانتے اور موجودہ قیود و احکام اسلام کو آن سولائیزڈ غیر مہذب اور وحشی اقوام اور ملکون کے لئے مخصوص و مناسب سمجھتے ہین۔ اور اسوقت کے مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہین۔ (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جنکو قسم اول اولڈ فیشن کہتے ہین اور وہ بلا چون و چرا احکام و ہدایات اسلام پر ایمان لاتے ہین۔ وہ فتوی کفر سے ایسے ڈرتے ہین جیسے نیو فیشن کے مہذب غیر مہذب قیود کر ڈرتے ہین)۔ لائق ملاحظہ ہے۔ قسم اول صرف اصل سوال اور اسکے پہلے جواب کو دیکھین۔ اور کادیانی کے اقوال و عبارات کا قرآن و حدیث کے بیانات سے مقابلہ و موازنہ کرکے کادیانی کو کافر نسہی مرتد بھی اتنا تو کہین۔ کہ جو عقائد و مقالات اسنے ظاہر کئے ہین وہ اسلام کے عقائد نہین ہین۔ اور اگر ہمین انکو کچھ خلاف ہو تو اس سے ہمکو آگاہ کرین۔ اور قسم دوم کے مسلمان ان فتوون کو اول سے آخر تک ملاحظہ کرین اور اس ذریعہ سے کادیانی کی کفریات پر مطلع ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچاوین۔ یہہ فتوے اُنہی اغراض دین کی نیت سے اعتقاد کئے ہین۔ نیچری حضرات تو خود مفتی ہین وہ تو ایسے ایسے فتوی اپنی عقل سے یا لاز اوف نیچر (قوانین قدرت) سے بنا سکتے ہین انکو ان فتوون کی چندان حاجت نہین ہان اگر وہ اس مجموعہ کو ملاحظہ فرماوینگے تو ہم پر بار منت و احسان رکھینگے۔ اور بے تکلف ہم انکے ممنون احسان ہونگے۔ امر دوم یہ فتوے کسی خاص شخص یا فرقہ کی رای نہین ہے۔ بلکہ تمام قوم اہل اسلام کی پبلک اوپینین (عام رای) ہے یہی وجہ کہ اسمین مختلف فرقہا و طرق کے فقرا علماء حنفی۔ شافعی۔ اہلحدیث اہل فقہ مقلدین۔ تارکین تقلید اہل سنت۔ اہل تشیع سب کی تحریرات و جوابات شامل ہین۔ لہذا یہ فتوی شخصی طرفداری یا پارٹی فیلنگ کی تہمت سے بری ہے۔ اور ایسا وہم و ایہام عائد نہین ہو سکتا جو شخصی یا کسی خاص فرقہ کے فتوی کی نسبت عائد کئے جا سکتے ہین۔ کہ وہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہین۔ ایک یا دو اشخاص یا ایک فرقہ پر تو گمان عناد و طرفداری و خطاکاری ہو سکتا ہے ہزارہا اشخاص اور تمام فرقون پر یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہے۔ امر سوم اس فتوی پر بعض ایسے اشخاص کے دستخط و شہادات بھی ہین جنکو ہم عالم لائق افتا نہین سمجھتے۔ انکے دستخط صرف ان لوگون کی نمایش و طمانیت کے لیے کرائی گئی ہین جو انکے پیرو ہین اور انکے اتفاق سے ان لوگون کی ہدایت متصور ہے۔ اور بعض مولوی مفتی قاضی واعظ مشہور ہین اور انکے دستخط اس فتوے پر نہین ہوئے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ اس فتوے کے مخالف یا کادیانی کے معتقد ہین۔ انکے دستخط نہونے کی وجوہ مختلف ہین۔ بعض تو انہین ایسے

دو تین پانچ روپیہ یا اس سے کمتر لیکر جو کوئی چاہے فتوی لکھہ دیتے ہیں۔ لہذا انکے دستخط اور مہرون کو عموما حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور خود غرضی پر مبنی خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمنے انسے دستخط کرانا مصلحت نہ سمجھا بعض ایسے ہیں کہ عقائد کادیانی کو برا کہتے ہیں مگر کادیانی کے حواری حکیم نورالدین سے ریاست جموں کے لحاظ اور حصول فتوحات کی طمع و مروت سے نہیں لکھتے بعض ایسے بھی ہیں جنکی طرف ہمنے رجوع ہی نہیں کیا۔ اور انکے پاس فتوے نہیں بھیجا۔

امر چہارم۔ ان جوابات و شہادات کی ترتیب (تقدیم و تاخیر) میں رتبہ و درجہ اہل شہادات کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا کیفما اتفق (بسبب اتفاق ہوا) شہادات کو درج کیا گیا۔ اس سے کوئی مقدم الذکر کا افضل ہونا اور موخر کا مفضول ہونا نہ نکال لے۔ امر پنجم۔ کادیانی اور اسکے اتباع اس فتوی کے جواب میں یہ تین باتیں کہتے ہیں۔ اور کہینگے۔ اول یہ کہ جو باتیں ہمارے ذمہ لگائی گئی ہیں۔ ہمنے نہیں کہیں دوسری بات (جو پہلی کے مخالف ہے) یہ کہ ہاں کہے تو ہیں مگر انکے معنے اور ہیں۔ تیسری بات یہ کہ اس قسم کے فتوی علما ہمیشہ ایک دوسرے پر لگاتے چلے آئے ہیں مگر آخر وہ فتوی نامعتبر سمجھے گئے۔ اور جنکے حق میں وہ فتوی لگائے گئے وہ مقتدا تسلیم کئے گئے۔ ان باتوں کا جواب حسب تفصیل ذیل ہے۔ اول کا جواب جن باتونکو کادیانی کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ان باتوں کے ثبوت میں ہمنے اصل عبارات کادیانی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتیں اسکی کتابوں میں نہ نکلیں اور انکی نقل میں ہماری غلط بیانی ثابت ہو تو فی عبارت ایک سو روپیہ جرمانہ دینے کو ہم حاضر ہیں۔ مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کادیانی اور اسکے اتباع سے نہیں ہو سکتا انکا یہ انکار محض کذب ہے اور کذب انکا مذہب اور ہر ایک عمل درآمد کا اصل اصول ہے۔ اسکے تصفیہ کے لیے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے۔ جسمیں ہم ان عبارات کا تصانیف کادیانی میں پایا جانا ثابت کریں۔ اور وہ انکار کی وجہ بتا دے۔ اور روز روشن میں آفتاب کو چھپا کر دکھا دے۔ دوسری بات کا جواب بھی اس کا تصفیہ بھی اسی مجلس میں ہو سکتا ہے۔ اس مجلس میں اگر اسکی عبارات کے وہ ظاہری معنے بشہادت لغت و محاورہ اہل لسان نہ نکلے جو مفتیوں نے سمجھے ہیں تو اسپر بھی ہم فی عبارت سو روپیہ جرمانہ دینے کو حاضر ہیں۔ کادیانی تو ان عبارتوں کے جو معنے چاہے بنا سکتا ہے۔ جو شخص خنزیر سے انسان مراد لے اور دمشق سے قادیان وغیرہ وغیرہ۔ اسکو ایک کلام کے ایسے معنی جو ظاہر کے مخالف اور معنی در بطن شاعر کا مصداق ہوں بیان کرنا کیا مشکل ہے۔ تیسری بات کا جواب مضمون امر دوم میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ فتوی کسی شخص یا خاص فرقہ کیطرف سے نہیں ہے اسلیے وہ ان سابق فتووں کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص یا فرقہ کے حق میں لگائے ہیں اور وہ بسبب عناد یا پارٹی طرفداری کے سبب غلط نکلے۔ بلکہ یہ تمام اہل اسلام کا جمہوری فتوی ہے۔ اس فتوی کا آخر کو غلط و نامعتبر نکلنا کوئی شخص تجویز کرے تو زمانہ سابق میں اسکی کوئی نظیر بتا دے۔ کادیانی کے ایک فرضی یا مستور حواری ساز نارگی نے جو اپنی مراسلت مطبوعہ ضمیمہ پنجاب گزٹ مورخہ ۹۔ مارچ ۱۸۹۳ء سیالکوٹ میں اسکی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے۔ اسوقت ایسے شخص کا مجھے خیال آیا جسکے لیے کسی زمانہ میں مکہ شریف سے مولوی علما جہان نے کفر کے فتوی منگوائے تھے۔ اور جسکی زیارت کے لیے میں علیگڈھ پہنچا تھا۔ اور جسکی صداقت یعنی ہمدردی اسلام کا آج ایک عالم معترف ہے) مگر اس حواری کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ اس فتوی کا مسلمانوں کے نزدیک غلط و نامعتبر ہونا اب تک ثابت نہیں ہوا۔ اور طرفہ یہ کہ کادیانی بھی اس فتوی کو غلط نہیں سمجھتا اور اوس شخص کو جسکے حق میں فتوی دیا گیا تھا مسلمان خیال نہیں کرتا۔ اور اس طرفہ پر یہ طرہ ہے۔ کہ وہ شخص بھی کادیانی کے نئے خیالات سے متفق نہیں اور اسکا خلاف اخباروں میں مشتہر کر چکا ہے۔ لہذا کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج سمجھنے میں وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے۔

اب اگر وہ حواری اس شخص کو مسلمان جانتا ہے تو اسکے فتوی کو کادیانی کے خلاف میں مان لے اور مثل مشہور [illegible] سو یاد میں غور کر کے یہ سمجھے کہ ایسا لبرل اور نیچرل خیال کا آدمی بھی کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے۔ تو پھر وہ کیونکر مسلمانی خیال ہو سکتے ہیں۔ اور اگر کادیانی کی رائے کو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتوے علماء حرمین کو اسکے حق میں صحیح سمجھتا ہے۔ تو اس نظیر کو واپس لے اور اس فتوے کو بلا مزاحمت نظیر مخالف صحیح و خالی از عناد و خطا و طرفداری سمجھے۔

تمہید ختم ہوئی اب فتوی پڑھو

فتویٰ

سوال

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا

علماے حفظہ دین وحماۃ شرع رسول امین میرزا غلام احمد قادیانی اوران کے حواریون اورہم مشربون کے حق مین کیا فرماتے ہین جنکے عقاید ومقالات یہ ہین جو ان کے تصنیفات وتحریرات سے نقل کئے جاتے ہین۔ اور مزید تحقیق وتصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات وتحریرات بھی شامل[ف۱] سوال ہین۔

(۱) ملائکہ[ف۲] ستارون کی ارواح ہین۔ وہ ستارون کے لئے جان کا حکم رکھتے

[ف۱] - جہان سائل خود پہنچا وہان اصل تصنیفات قادیانی اوران کے حواریون کی ساتھ لے گیا۔ اوران مضامین کو اصل تصنیفات مین دکھادیا بعض جگہہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہان بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علما کے پاس اصل تصانیف نہین پہنچین وہ اس شرط سے مطالبہ کرین کہ بعد ملاحظہ انکو واپس کرین گے تو اُن کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہونگی +

[ف۲] یہ عقاید از نمبر اول لغایت ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام مین موجود ہین جو بہ ترتیب

ہین۔ لہذا وہ ان ستارون سے کبہی جُدا نہین ہوتے +

توضیح مرام صفحہ ۵۰

رسالہ بترتیب عقاید مندرجہ سوال نقل کئے جاتے ہین اسکے صفحہ ۱۲ مین لکہا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی مین یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکہتے ہین وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونو کے روحانی قواے مین ایک خاص طور پر رکہی گئی ہے جسکے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الے اللہ اور اسکے مستعد شاگردون مین ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الے اللہ کے نفس پاک مین موجود ہے ان تمام سرسبز شاخون مین پہیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل مین بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کہینچتی ہے اور پہر اُن دونون محبتون کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکہتی ہین ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق مین پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اس درجہ کی انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجہی جاتی ہے جبکہ خداتعالے اپنے ارادہ خاص سے اس مین اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت مین بطور استعارہ یہ کہنا بیجا نہین ہے کہ خداتعالے کی محبت سے بہری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت

(۲) جبرائیل جسکا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقۃً زمین پر نہین

توضیح مرام صفحہ ۲۰

سے بہر گئی ہے ایک نیا **تولّد** بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بہری ہوئی روح کو خدا تعالے کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر **ابنیت کا علاقہ** ہوتا ہے۔ اور چونکہ روح القدس ان دونون کے ملنے سے انسان کے دل مین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہین **کہ وہ** ان دونون کے لئے **بطور ابن ہے** اور **یہی پاک تثلیث ہی** جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جسکو ناپاک طبیعتون نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔ **اور اسکے صفحہ ۲۵** مین لکہا ہے۔ اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونون محبتون کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اسکو **روح امین** کے نام سے بولتے ہین۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اسکا نام **شدید القوےٰ** بہی ہے۔ کیونکہ یہ اعلےٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہین اور اسکا نام **ذوالافق** الاعلے بہی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائے درجہ کی تجلی ہے اور **اس کے صفحہ ۲۷** مین لکہا ہے **مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین**۔ اور **اسکے صفحہ ۲۹** مین لکہا ہے اسجگہہ اس بات کا بیان کرنا بہی بیموقع نہوگا کہ جو کچھ ہمنے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہین۔ منافی نہین ہے کیونکہ **محققین** اہل اسلام ہرگز اسبات کے قائل نہین کہ ملائک اپنے **شخصی** وجود کے ساتھ انسانون کی

اترنا اس کا نزول جو شرع مین وارد ہے اُس سے اس کی تاثیر کا نزول مراد ہے

توضیح مرام صفحہ ۱۶

طرح زمین پر اُترتے ہین اور یہ خیال بداہتِ عقل باطل ہی ہے۔ مثلاً فرشتہ **ملک الموت** جو ایک سکینڈ مین ہزارہا لوگون کی جانین نکالتا ہے۔ جو مختلف بلاد و امصار مین ایک دوسرے سے ہزارون کوسون کے فاصلے پر رہتے ہین اگر ہر ایک کے لئے اسکا محتاج ہو کہ اول بیرون سے چلکر اسکے ملک اور شہر اور گہر مین جاوے اور پہر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اُسکو موقعہ ملے تو ایک سکینڈ کیا اتنی بڑی کارگذاری کے لئے کوئی مہینون کی مہلت بہی کافی نہین ہوسکتی کیا یہ **ممکن** ہے کہ ایک شخص انسانون کی طرح حرکت کرکے ایک طرفۃ العین مین یا اسکے کم عرصہ مین تمام جہان گہوم کر چلا آوے ہرگز نہین **اور اسکے صفحہ ۳۲** مین ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جسطرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اسکی گرمی اور روشنی زمین پر پہیلکر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیون کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہین یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کرین یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دین درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین **مستقر اور قرارگیر ہے**۔ + + + جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتون پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیارون کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتون پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادون کے موافق اپنا اپنا اثر **ڈال رہے ہین**۔ اور **اُسکے صفحہ ۳۸** مین ہے۔ اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستارون سے الگ ہونا فرض کیا جائے

اور جو صورت جبرئیل وغیرہ فرشتون کی انبیا دیکھتے تھے وہ جبرئیل وغیرہ کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸

تو پہر ان کے تمام قواے مین فرق پڑجائے گا۔ انہین نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور جیسے خداتعالے تمام عالم کے لئے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اسجگہہ تشبیہ کامل مراد نہین) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہین۔ **اور اُنکے جدا ہو جانے** سے ان کی حالت وجودیہ مین **بکلی فساد** راہ پاجانا لازمی وضروری امر ہے اور آجتک کسی نے اس امر مین اختلاف نہین کیا کہ جسقدر آسمانون مین سیارات پائے جاتے ہین وہ کائنات الارض کی تکمیل وتربیت کے لئے ہمیشہ کام مین مشغول ہین ۔۔۔ + + + تمام نباتات وجمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات **اثر پڑ رہا ہے —— اور اس کے صفحہ ۴۰** مین ہے قرآن شریف نے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبون کے متعلق ایک ایکروح رکہتے ہین جنکو نفوس کواکب سے ہی نامزد کر سکتے ہین۔ اور جیسے کواکب اور سیارون مین باعتبار اُن کے قالبون کے طرحطرح کے خواص پائے جاتے ہین۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہین۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ مین بھی انواع اقسام کے خواص ہین جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا **اثر ڈلتے ہین** اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندون پر بشکل جسمانی **متشکل** ہوکر ظاہر ہو جاتے ہین۔ اور بشری صورت سے **متمثل** ہوکر دکھائی دیتے ہین۔ اور اسکے صفحہ **۶۷** مین ہے۔ جسقدر ارواح واجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہین

عکسی تصویر تھی جو انبیا کے خیال مین متمثل ہو جاتی تھی جیسی آئینہ مین دیکھنے والے کی

توضیح مرام صفحہ ۶۰

ان سب پر **تاثیرات** سماویہ کام کر رہی ہین۔ اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے اسکو کئی قسم کی خدمات سپرد ہین اُنہی خدمات کے موافق جو اُسکے نیر سے لئے جاتے ہین سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ (**نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہئے**) لیکن اسکے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادون اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی شکلون پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور اسکے **صفحہ ۷۰** مین ہے اس وقت مین کہ جب انسان بوجہ اقتران مجتبین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئین رکھہ دیتا ہے۔ معاً اُس نالی مین سے فیض وحی اُس کے اندر گر جاتا ہے یا یون کہو کہ اس وقت جبرئیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل مین ڈالکر **ایک عکسی تصویر** اپنی اس کے اندر لکھہ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبرئیل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرئیل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے سو یہ نہین کہ **فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے** بلکہ اسکا عکس انسان کے آئینہ قلب مین نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفے آئینہ اپنے موہنہ کے سامنے رکھہ دوگے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس

صورت متمثل ہو جاتی ہے ⁘

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۰

بلا توقف اسمین پڑیگا یہ نہین کہ تمہارا منہہ اور تمہارا سر گردن سے **ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ مین رکھدیا جائے گا** ۔ بلکہ اس جگہہ رہیگا جہان رہنا چاہئے ۔ صرف اس کا **عکس** پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینۂ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا ۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ مین دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری مین لگا ہوتا ہے تو اگرچہ اسمین بہی تمام چہرہ نظر آئیگا ۔ مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئیگا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ مین دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کی پورے انعکاس کے لئے کافی ہے ۔ تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائینگے اور **اسکے صفحہ ۷۹** مین ہے ۔ جب جبرئیلی نور خدا تعالے کی کشش اور تحریک اور نفخۂ نورانیہ سے جنبش مین آجاتا ہے تو معاً اسکی ایک **عکسی تصویر** جسکو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محب صادق کے دل مین **منقش** ہو جاتی ہے ۔ اور اسکی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹہر جاتی ہے ۔ تب یہ قوت خدا تعالے کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے ۔ اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکھون کے قائمقام ہو جاتی ہے ۔ اور اسکے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی متحرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیئے کو زور کے ساتھ [illegible] ضرور پیدا ہوتا ہے ۔ اور **اسکے صفحہ ۸۴** مین لکھا ہے اجگہ مین [illegible] کا دم بھی [illegible] جو ان شکوک اور شبہات مین

(۲۳) ملک الموت ہی بذات خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہیں کرتا۔ بلکہ

[illegible] صفحہ ۱۱

مبتلا ہین جو اولیا اور انبیا کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگون کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیون اور ولیون پر اُمور غیبیہ کہلتے ہین تو دوسرے لوگون پر بہی کبہی کبہی کہلجاتے ہین بلکہ فاسقون اور غایت درجہ کے بدکارون کو بہی سچی خوابین آجاتی ہین اور بعض بڑے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہین کہ آخر وہ سچے نکلتے ہین۔ پس جب کہ ان لوگون کے ساتھ جو اپنے تئین نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہین۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بہی شریک ہین جو بدچلنیون اور بدمعاشیون مین چھٹے ہوئے اور شُہرۂ آفاق ہین تو نبیون اور ولیون کی کیا فضیلت باقی رہی سو مین اسکے جواب مین کہتا ہون کہ درحقیقت یہ سوال جسقدر اپنی اصل کیفیت رکہتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبرئیلی نور کا چھیالیسوان حصہ تمام جہان مین پہیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور بڑے درجہ کا بدکار بہی باہر نہین بلکہ مین یہانتک مانتا ہون کہ تجربہ مین آچکا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ **عورت** جو کنجریون کے گروہ مین سے ہے۔ جسکی تمام جوانی بدکاری مین ہی گذری ہے۔ کبہی سچی خواب دیکہہ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبہی ایسی رات مین بہی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکہہ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے تہا کیونکہ جبرئیلی نور **جو آفتاب کی طرح جو اسکا ہیڈ کوارٹر ہے** تمام معمورہ عالم

[illegible] تثلیث [illegible] ہوتی ہے۔

(۴) [illegible] جو کچھ ہوتا ہے خود کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

(۵) روح القدس۔ روح الامین۔ شدید القوی۔ ذوالافق الاعلی جنکا ذکر شرع مین وارد ہے۔ وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اسکے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

(۶) ان دونون محبتون اور اُن سے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے +

(۷) آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے مین

(۸) آپ ایک معنی سے نبی ہین کیونکہ آپ محدث ہین۔ جنسے خدا تعالے باتین

[illegible] ۱۱۲

پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا مین ایسا نہین کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنے سی ادنے نشست مین بہی ہے اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ تمام بنی آدم پر یہانتک کہ انکے مجانین پر بہی کسیقدر جبرئیل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بہی

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزا کی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئے ویسی ہی یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ آپکے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہی جو نیچریون اور برہم سماج والون نے بیان کی ہو کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد بشر خالی نہین ہے یہانتک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) ہی اس سے محروم نہین اور وحی لانیوالا فرشتہ باہر سے نہین آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبرئیل [illegible] اسکی ایک صفت کا نام ہے وعلی ہذا القیاس۔

ﻪ توضیح مرام مین صفحہ ۔ سے صفحہ ۲ تک کہا ہے اسجگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جاے

کرتا ہے اور محدث بہی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن مین ذکر ہے

توضیح مرام صفحہ ۱۸

کہ مسیح کا مثیل بہی نبی چاہیئے کیونکہ مسیح نبی تہا تو اُسکا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے
مسیح کے لئے ہمارے سید و مولینا نے نبوت شرط نہین ٹہرائی بلکہ صاف طور پر یہی
لکہا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانون کے موافق شریعت فرقانی کا
پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچہہ بہی ظاہر نہین کریگا۔ کہ مین مسلمان ہون اور
مسلمانون کا امام ہون۔ ماسوا اسکے اس مین کچہہ شک نہین کہ یہ عاجز خدا تعالی کی طرف
سے اس امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے اور **محدّث بہی** ایک معنے سے
نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اسکے لئے نبوت تامہ نہین مگر تاہم جزئی طور پر وہ
ایک نبی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکہتا ہے
امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جاتے ہین اور بعینہ انبیا کیطرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیا کیطرح
اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنیوالا
ایک حد تک مستوجب سزا ٹہرتا ہے اور **نبوت کے معنی بجز اسکے**
اور کچہہ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جائین اور اگر
یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیا پر نازل ہوتی ہے اسپر
مہر لگ چکی ہے مین کہتا ہون کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے
اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا
اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کہلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد
رکہنا چاہیئے۔ کہ یہ نبوت جسکا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا۔ نبوت
تامہ نہین بلکہ جیسا کہ مین ابہی بیان کرچکا ہون وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے
جو دوسرے لفظون مین محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا

[illegible] نبوت [illegible] شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو

یعنی حقیقی نبوت۔

ے متی ہے جو مستجمع جمیع حالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولینا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم ارشدک اللہ تعالے ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجع فانظر ایہا الناقد البصیر الفہیم من ھذا اسد باب النبوۃ علی وجہ کلی بل الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت ولکن النبوۃ التی لیس فیہا الا المبشرات فھی باقیۃ الی یوم القیمۃ واما النبوۃ* التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد امنا بانقطاعہا من یوم نزل فیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب اور اس سے بڑھکر سُنئے۔ اپنے **ازالہ کے صفحہ ۵۳۲** مین آپ لکھتے ہین۔ "ہان یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اسکو امتی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے ٭ ٭ اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہین ہوگا۔ ہان نبوت ناقصہ

[illegible] کلامہم

---

* ان دونون مقام مین آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہہ "ہذا" معرفہ کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوۃ) لائے ہین۔ اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول حذف ہوا ہے۔ دوسری جگہہ صلہ موصول کا مسند الیہ ہے۔ صحیح عبارت یہ تہا "اما النبوۃ التی ہی تامۃ"۔ جس شخص کی عربیت مین یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن و حدیث سے استخراج دقائق و معارف کیا کریگا [illegible] کہا جائیگا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ مین بہت [illegible] ہوا۔ اور ایسی فاحش غلطیون سے اسکو کیون نہ بچا سکا +

(۹) آنے والے مسیح ابن مریم جنکی بشارت حدیثون مین وارد ہے اور اہل اسلام کو انکا انتظار رہا وہ آپ ہی[سلہ] ہین نہ عیسے بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑہایا گیا اور بعد اسکے وہ فوت ہوکر بہشت مین داخل ہوگیا ہے لہذا اب وہ دنیا مین نہین آسکتا۔

(۱۰) آنیوالے مسیح کے جو صفات احادیث مین وارد ہین کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کریگا۔ اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کریگا۔ اور وہ صلیب کو توڑیگا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کریگا۔ اور اس کے وقت مین مال کثرت سے ہوگا وہ لوگون کو مال کی طرف بلائیگا۔ تو کوئی قبول نہ کریگا۔ کافر اسکی خوشبو سے مرجائیگا۔ اور اسکے وقت مین یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ انمین بعض صفات صحیح نہین اور جن احادیث مین ان کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵

اس مین پائی جائینگی جو دوسرے لفظون مین محدثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامہ کی شانون مین سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے سو یہ بات کہ اسکو امتی بھی کہا اور نبی بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونون شانین امتیت اور نبوت اسمین پائی جائینگی جیسا کہ محدثیت مین ان دونون شانون کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونون رنگون سے رنگین ہوتی ہے۔ اسلئے خدا تعالے نے براہین احمدیہ مین بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ اس عبارت مین تو آپنے اپنے آپکو کہ لانبی کہدیا ہے اب اس سے بڑھکر سنیئے۔ رسالہ ازالہ آپکا جو چھپوایا ہوا [illegible] یہ صاف لکھدیا ہے۔ از تصانیف[سلہ] مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی [illegible] آپ نے رسالت کا بھی دعوی کیا۔ اور یہ بتادیا کہ اب خدا کے [illegible] اس صورت مین بلا تشعرون [illegible] رسول دنیا [illegible] کتاب [illegible] مین جو صفحہ [illegible] دعوی رسالت [illegible] در حقیقت آپکو رسالت کا ہی دعوی [illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[سلہ] فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ | ابن [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ذریعہ وہ موضوع ہین۔ اور بفرض صحت کل یہ صفات سب کی سب بحسب تاویل و تفصیل

تتمہ حاشیہ نمبر ۵: تظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے اور بیشمار روحین اوسکی شوق
ہی مین سفر کر گئین۔ وہ وقت تم نے پا لیا × × × × مین وہی ہون جو وقت پر اصلاح
خلق کے لئے بہیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلونمین تازہ کر دیا جائے۔ اور **اسکے**
صفحہ ۱۵ مین ہے مسیح جو آنے والا تہا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ اور **اسکے**
صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے بلکہ ایک دفعہ اسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل
کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی گئی تہی۔ اسلئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی
کی حمایت سے بچگیا۔ اور بقیہ ایام زندگی بسر کرکے آسمان کی طرف اوٹہایا گیا۔ اور
اپنے رسالہ **ازالہ کے صفحہ ۳۷** مین مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا اس تفصیل و تشریح
سے بیان کیا ہے جو **سید احمد خان** کی تفسیر جلد چہارم کے **صفحہ ۴۱** مین موجود ہے

۵۱ موضوعیت احادیث بعض صفات مسیح کا دعوے آپ کی تصنیفات کتب مین بہت
جگہ پایا جاتا ہے۔ **فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰** مین آپ لکہتے ہین۔ خیال مذکورہ
[یعنے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا] جو کچہ عرصہ سے مسلمانون مین پہیل
گیا ہے صحیح طور پر ہماری کتابون مین اسکا نام و نشان نہین بلکہ احادیث نبویہ کی
غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے جسکے ساتہہ بیجا حاشئے لگا دیئے ہین۔ اور اہل
موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔ **اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴**
مین لکہا ہے۔ اور اس مقام مین زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ امام مسلم صاحب
تو یہ لکہتے ہین کہ دجال معہود کی پیشانی پر **ک ف ر** لکہا ہوگا مگر یہ دجال تو ابتک
کی حدیث کے رد سے مشرف باسلام ہو گیا۔ پہر مسلم صاحب لکہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال معہود بادل کی طرح جسکے پیچہے ہوا ہوتی ہے پہر جائیگا

ذیل آپ مین پائے جاتے ہین مثلاً آس کے ابن مریم ہونے سے یہہ مراد ہے کہ وہ ابن

[illegible]

مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابو سعید سے کچھہ زیادہ نہین چل سکا جیساکہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اسکی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہین دیکہا ×× اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا تو پہر اوائل دنون مین ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیون شک اور تردد مین رہے اور کیون یہ فرمایا* کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اسوقت تک ک ف ر اسکی پیشانی پر نہین ہوگا۔ مین سخت متعجب اور حیران ہون کہ اگر سچ مچ دجال معہود آخری زمانہ مین پیدا ہونا تہا یعنے اس زمانہ مین کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اُترین تو پہر قبل از وقت یہہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیون ہوئے۔ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بہی نہین دکہایا کہ جو دجال معہود کی نسبت نبوت مین سے سمجہا جاتا ہے۔ یعنی یہہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتہہ ہونا۔ اور خزانون کا پیچھے پیچھے چلنا۔ اور مُردون کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہہ برسانا اور کہیتون کو اُگانا۔ اور ستر باع کے گدہے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات یہ درپیش آتی ہین کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی اُن حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری زمانہ مین اوتار رہی ہین تو یہ حدیثین اُنکی موضوع ٹہرتی ہین۔ اور اگر ان حدیثون کو صحیح قرار دین تو پہر اُنکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین صحیحین مین نہوتین صرف دوسری صحیحون مین ہوتین تو شاید ہم ان دونون کتابون کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثون کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل

---

* آنحضرت نے یہ کہین نہین فرمایا یہہ قادیانی کا محض افترا ہے۔

[illegible] کی خاصیت پر اور اسکا مثیل ہوگا اور اسکے نزول سے روحانی نزول مُراد ہے۔ اور دمشق کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ[عہ] مُراد ہے جو دمشق کی جانب مشرقین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۸

تو یہ آپڑی ہے کہ انہین دونون کتابون مین یہ دونون قسمون کی حدیثین موجود ہین۔ اب ہم جب ان دونون قسم کی حدیثون پر نظر ڈالکر گرداب حیرت مین پڑ جاتے ہین کہ کسکو صحیح سمجھین اور کسکو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہمکو یہ طریق فیصلہ کا بتلاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھہ اعتراض نہین اونہین کو صحیح سمجھنا چاہئے۔

لہ **فتح الاسلام** کے **صفحہ ۱۱** مین ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تہی یعنی چودہوین صدی مین آسمان سے اترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تہا جیسا کہ مکمل لوگون کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے۔ آپ کا ایک حواری اپنے رسالہ **قول فصیح** کے **صفحہ ۲** مین کہتا ہے وہ اسی زمین پر چلتا پہرتا ہے گو ظاہر محدود نگاہون کے نزدیک حقیقت مین وہ معمورہ عالم سے باہر آسمانون پر مقیم ہے وہ زمین کی آنکھہ مین چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے۔ مگر اُسکی پاک روح پورے اٹہارہ سال کا دورہ٭ آسمانون کا کر آئی ہے

عہ **ازالہ اوہام** کے **صفحہ ۱۸۶** مین لکہا ہے اگرچہ مینے اس مسجد کی تاریخ جسکے ساتہہ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجہے الہام ہوا مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ یہ وہی مسجد ہے جسکی نسبت مین اپنے رسالہ مین لکہہ چکا ہون کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے اس مسجد کے قریب اور اسکے شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ جناب سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم

٭ جیسے [illegible] کا حضرت عیسے علیہ السلام کی نسبت صعود کی بابت اس دورہ کرنیکا اعتقاد ہے

واقع ہوا ہے۔ اور زرد کپڑون سے یہہ مراد ہے کہ اسکی حالت صحت[۱] اچھی نہوگی (جو آپ مین موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہین)

اور دجال[۲] سے دُنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھین نہین رکھتے مراد ہین۔ اور

تبیین ۹ صفحہ ۱۱۷

اور ازالہ کے صفحہ ۱۵۸ مین ہے ؎ از کلمۂ منارہ شرقی عجب مدار +
چون خود ز مشرق ست تجلی نیرم :: اینک منم کہ حسب بشارات آمدم * عیسے کجاست
تا بنہد پا بمنبرم +

[۱] ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۹ مین ہے اور پہر فرمایا کہ جسوقت وہ اُتریگا اُس وقت اسکی زرد پوشاک ہوگی یعنے زرد رنگ کے دو کپڑے اسنے پہنے ہوئے ہونگے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسکی صحت کی حالت اچھی نہین ہوگی +

[۲] آپ نے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے۔ اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہین رکھتا۔ حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۶ مین آپ لکھتے ہین۔ مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومین ہون۔ اور گدہا ان کا یہی ریل ہو۔ جو مشرق اور مغرب کے ملکون ہزارہا کوسون تک چلتی دیکہتے ہو۔

---

* اس کلمہ سے جو حضرت عیسی کی تہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتا کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتہر کا منبر اسلئے کہ منبر آپ نہین رکھتے اور نہ کبھی اسپر بیٹھنا انکو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہذا اس شعر کا مطلب ہے کہ عیسی کہان ہے یعنی کیا رتبہ رکھتا ہے کہ وہ میری منبر یعنے رتبہ کو پہنچ سکے۔

نہ قتل سے [illegible] حجت [illegible] سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین - یا دجال سے [illegible] قومین (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہین اور اسکے گدہے سے ریلگاڑی مراد ہے - سو ان لوگون کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہین -

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد[۱] ہے جو آپ کر رہے ہین نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا - اور خنازیر سے خنزیر صفت[۲] انسان مراد ہین - اور ان کے قتل سے انکا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین نہ ظاہری خنزیرون کا جنگلون مین شکار کرتے پہرنا جو کسی نبی کی شان نہین ہے -

اور مال کے بہت ہوجانے اور کسیکے اس مال کو قبول نکرنے سے[۳] یہہ مراد ہے

---

[۱] و [۲] اپنے **فتح الاسلام** کے **صفحہ ۱۷** مین لکہا ہے اور اسی فطرتی مشابہت کیوجہ سے مسیح کے نام پر یہہ عاجز بہیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو مین صلیب کے توڑنے اور خنزیرون کے قتل کرنے کے لئے بہیجا گیا ہون - اور **توضیح مرام** کے **صفحہ ۳۱** مین کہتا ہون کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہین بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اسکا بطلان ثابت کر کے دکہا دینا مراد ہے × × × اور خنزیرون **سے مراد وہ لوگ** ہین جنہین خنزیرون کی عادتین ہین وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کئے جائینگے اور دلائل بینہ کی تلوار انہین قتل کریگی نہ یہہ کہ **ایک پاک نبی جنگلون مین خنزیرون کا شکار کرتا پہریگا**

[۳] یہ دونون مراد ہین ایک خاص اور سے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بہوپال

[۴] [illegible] سے فیض بار اور قدرت قادیانی سے مستفیض ہو کر بیان کی ہین مضمون [illegible] ازالہ اوہام [illegible] کے صفحہ ۵۵ مین ہے جیسی صفت اسکی

جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا۔ اور نہ اسکا مقابلہ کرتا ہے یہہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنیوالے مسیح کے خوشبو کے لئے لازمی صفت ٹہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) میں موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس ۵۲

بقیہ نمبر ا صفحہ ۱۲۱

یہ ہے کہ لوگون کو مال کی طرف بلادیگا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑہو اس حدیث کو کہ یَدْعُوْنَ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ تم سمجہے اسکے کیا معنے ہین۔ ایک معنی یہ ہی ہین جو ذیل میں لکہے جاتے ہین۔ اس مسیح وقت نے اول تو دس ہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کی اطراف مین مشتہر کیا ہے اور ثانیاً پانسو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے۔ اور ثالثاً ہر ایک پادری کلان کو دوسو روپیہ ماہواری دینے کا وعدہ فرماتے ہین۔ اور اسکے صفحہ ۵۹ مین کہا ہے۔ نون نشان اسکا یہ ہے کہ کوئی مخالف اسکے مقابلہ مین ٹہیر نہین سکتا ہر چند کہ اشتہار دیئے جاتے ہین کہ اگر تمکو شک ہو مقابلے کے لئے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہین آتا اسکے مقابل سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صَدَقَ رَسُوْلُہٗ الْکَرِیْمُ فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ مِنْ رِیْحِ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُہٗ یَنْتَہِیْ حَیْثُ یَنْتَہِیْ طَرْفُہٗ (رواہ مسلم)

۵۲ یہ مراد ہے تو آپنے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نور الدین جمونی بہیروی کے ذریعہ سے اسکے رسالہ فصل الخطاب و تصدیق براہین احمدیہ مین مشتہر کرائے۔ اور اس سے گویا آپنے مسیح موعود بننے کی پٹڑی جمائی تہی۔ پہر جب دیکہا کہ یہہ مراد ان کے حواریون مین تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہین ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۰۸ مین لکہدیا ہے "ان دونون قومون سے مراد انگریز اور روس ہین"!

[illegible] امت مین موجود ہین - ورآنیوالے مسیح کی بعض صفات ایسے بیان ہوئے ہین [illegible] حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی مین پائی نہین جاتین وہ صرف آپ ہی مین متحقق ہین جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنیوالے مسیح آپ ہین نہ عیسے ابن مریم اسرائیلی نبی -

مثلاً (۱) اسکا گندم رنگ ہونا اور اسکے بالون کا سیدہا ہونا جو آپ ہی[سلہ] مین پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سُرخ رنگ تھے اور ان کے کہونگروالے بال تھے -(۲) آنیوالے مسیح کو احادیث مین ایک مرد[کلہ] مسلمان مسلمانون کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی

[سلہ وکلہ] توضیح مرام مین بصفحہ ۱۶ آپنے لکہا ہے ختم المرسلین* نے مسیح اول اور مسیح ثانی مین مابہ الامتیاز قائم کرنیکے لئے صرف یہی نہین فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرانی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کیطرح صوم وصلوة وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا - اور انکا امام ہوگا اور کوئی جُدا گانہ دین نہ لائیگا اور کسی جدا گانہ نبوت کا دعوے نہین کریگا بلکہ یہ بہی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ مین بہی فرق بیّن ہوگا - چنانچہ مسیح اول کا حُلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سُرخ رنگ کہونگروالے بال اور سینہ کشادہ ہے - دیکہو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب مین مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اسکے بال کہونگروالے نہین ہین - اور کانون تک لٹکتے ہین - اب ہم سوچتے ہین کہ کیا یہ دونون ممیز علامتین جو مسیح اول اور ثانی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہین کافی طور پر یقین نہین دلاتین کہ مسیح اول اور ہے اور مسیح ثانی اور ہے اور ان دونون کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف

*[illegible] حضرت [illegible] بحث مین اسکا بیان ص [illegible] مین ہو چکا ہے

مین پایا جاتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲

استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہین۔ اور اپنے **ازالہ** کے **صفحہ ۱۵۷** مین لکھا ہے **شعر** موعودم و بحلیہ ماثور آمدم + حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم + رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است + زانسان کہ آمدست در اخبار سرورم + این مقدم نہ جائے شکوک است والتباس + سید جدا کند ز مسیحائے احمرم + اور آپ **توضیح مرام** مین فرماتے ہین۔ اس بارہ مین نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام **محمد اسمٰعیل** بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم مین اتریگا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی مین سے پیدا ہوگا پس اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کر کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئیگا بلکہ یہ استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم مین سے تمہاری ہی قوم مین سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائیگا۔ اور آپ **ازالہ مین بصفحہ ۴۱۷** لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم لفظ ابن مریم کی تصریح مین فرماتے ہین کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا۔ جو تم مین سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلون مین گذر سکتا تھا بعد کے لفظون مین بطور تشریح فرمایا کہ اسکو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بلکہ ہو امامکم منکم اور اسی مین **بصفحہ ۲۰۱** اسی حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے تمہارا اس دن کیا حال

(۱۲) آنیوالے مسیح کا نسب حدیث مین فارسی الاصل بیان ہوا ہو جو صرف آپ مین پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم مین۔ (۱۱) دجال موعود کی تعیین جو احادیث مین آیا ہو کہ وہ مردہ کو زندہ کریگا اور اسکے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہو اور توحید

نقل اشتہار صفحہ ۱۴۲

ہوگا۔ جسدن ابن مریم تم مین نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا۔ اور تم مین سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔ ان احادیث مین جو تصرف آپنے کیا ہو۔ اور ان کے معانی کے بیان مین جس افترا سے کام لیا ہے اسکا بیان جواب کے ضمن مین بصفحہ (   ) وصفحہ (   ) آئیگا انشاء اللہ تعالے

اھ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۱۴ فرماتے ہین تب فارس کی اصل مین سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا مین معلق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہہ سے بھی پالیتا۔ آپکا اپنے تئین اپنی اس خیالی* حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا۔ اور اسکے ساتھ مسیح موعود ہونیکا دعوے کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنیوالے مسیح کا آپکے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت کی زبان سے بیان ہوا ہے ایساہی آپکے ہوائی حواری نے آپکو کلام ہو سمجھا چنانچہ اُسنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۵۴ مین کہا ہو نسب اسکا صحیح مسلم وغیرہ مین یہ لکھا ہے لوکان الاسلم معلقا بالثریا لناله رجل من ابناء فارس۔ ایک مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا اور انکا امام ہوگا۔ اور کوئی جداگانہ دین نہ لاویگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان مین موجود ہین"۔

اھ آپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ مین لکھا ہے جب ہم ان دوسری حدیثون کو دیکھتے ہین جو دجال معہود کے ظاہر ہونیکا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ تبلاتی ہین تو وہ سراسر

---

* خیالی حدیث مسلمہ کہا گیا ہو کر واقعی حدیث کے الفاظ اور ہین

دائی کی مخالف ۔

ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۵

ایسی مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ جو نہ عند العقل درست و صحیح ٹھہر سکتی ہین اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہین ۔ چنانچہ ہمنے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھکر معہ اسکے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھہ دی ہے ۔ ناظرین خود پڑھکر سوچ سکتے ہین کہ کہانتک یہہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکھی ہے عقل اور شرع کے مخالف پڑی ہوئی ہین ۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اسکے ظاہری معنون پر حمل کر کے اسکو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لین تو ہمین اسبات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوت خدائی دیجائیگی اور زمین و آسمان اسکا کہا مانینگے اور خدا تعالیٰ کیطرح فقط اسکے ارادہ سے سب کچھہ ہوتا جائیگا بارش کو کہیگا ہو تو ہو جائیگی ۔ بادلون کو حکم کریگا کہ فلان ملک کیطرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائینگے ۔ زمین کے بخارات اسکے حکم سے آسمان کیطرف اٹھینگے اور زمین گو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اسکے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کریگی غرض جیسا کہ خدا تعالےٰ کی شان ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔ اسیطرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھہ کر دکھائیگا مارنا ۔ زندہ کرنا اسکے اختیار مین ہوگا بہشت اور دوزخ اس کے ساتھہ ہونگے ۔ غرض زمین و آسمان دونون اسکی مٹھی مین آجائینگے ۔ اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہین بخوبی خدائی کا کام چلائیگا ۔ اور الوہیت کے تمام اختیارات و اقتدار اس سے ظاہر ہونگے ۔ اب مین پوچھتا ہون کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمین دیتا ہے کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ ناطق ہمین سنا رہین کہ کسی زمانہ مین بھی خدائی کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہین ہو سکتی کیا

(۱۲) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانون کا یہ اعتقاد کہ وہ زندہ[عہ] آسمانون پر اٹھائے گئے مین اب تک وہان زندہ موجود ہین ۔ اور وہ اپنی دنیاوی زندگی مین مُردون کو زندہ کرتے اور مادرزاد اندھون کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بنجاتا احمقانہ اور مشرکانہ اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت[عہ] مسیح کی صرف روح آسمان پر

[illegible]

مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید کا ایک سیاہ دھبہ نہین لگاتا ۔ اور اس کے **صفحہ ۱۳۱ ۲۲۳** مین اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے مین سوچنا چاہیئے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بھی ہے افسوس کہ ان لوگون کے دلون پر کیسے پردے پڑگئے کہ انہون نے استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قراین قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت مین قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لیکر کھڑا ہے"

لہ اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء مین بھی حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گذشتہ علمائے راسخین نے بہت خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانون اور عیسائیون دونون نے برخلاف کتاب اللہ کے ہر ایسا ہی [illegible] تھے مین لیکن افسوس کہ ہماری گذشتہ علمائے عیسائیون کے مقابل پر کبھی اس طرف توجہ نکی حالانکہ اس ایک ہی بحث مین تمام بحثون کا خاتمہ ہوجاتا ہے عیسائی مذہب کا ستون جسکی پناہ مین انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی ۔ ربنا المسیح ربنا المسیح پکار رہے ہین ۔ صرف ایک ہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانون اور عیسائیون نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے زندہ چلا آتا ہے اور کچھ شک نہین کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہو جانے سے صفحۂ دنیا یکلخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید مین داخل ہو کر بھائیون کیطرح زندگی بسر کرین لیکن ہمنے حال کے مسلمانون مولویون کو خوب آزما لیا ہے وہ اس ستون کی ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہین ۔ اور درپردہ مخلوق پرستی کے موید ہین ۔

کہ اور ازالہ مین بصفحہ ۴۱۴ مذکور ہے ۔ انجیل کو پڑھکر دیکھلو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح:

اُٹھائی گئی ہے جیسا کہ اَوْر انبیا کی ۔ اور ان کے مردون کو زندہ کرنے اور اندہے کوڑہن کو اچہا کرنے سے گمراہون کو ہدایت کرنا مراد ہے ۔

(۱۳۷) حضرت عیسے علیہ السلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

نقل ازالہ صفحہ ۱۲۸

رہا کہ اسنے کوئی معجزہ تو دکہایا ہی نہین یہہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سُناتا اور اپنے وارثون کو نصیحت کرتا کہ مین تو دوزخ سے آیا ہون تم جلد ایمان لے آؤ اگر مسیح صاف طور پر یہودیون کے باپ دادے زندہ کر کے دکہا دیتا اور ان سے گواہی دلواتا تو بہلا کسکو انکار کی مجال تہی غرض پیغمبرون نے نشان تو دکہائے مگر پہر بہی بے ایمانون سے مخفی رہے ۔ ایسا ہی یہ عاجز بہی خالی نہین آیا بلکہ مردون کے زندہ ہونے کیلئے بہت سا آبحیات خدا تعالے نے اس عاجز کو بہی دیا ہے بیشک جو شخص اُسمین سے پیئیگا زندہ ہو جائیگا ۔ بلا شبہ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہون اور اندہے آنکہین نہ کہولین اور مجذوم صاف نہون تو مین خدا تعالے کی طرف سے نہین آیا ۔ اور اسکے صفحہ ۲۹۵ مین ہے بعض لوگ موحدین کے فرقہ مین سے بحوالہ آیت قرآنی یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم انواع واقسام کے پرندے بنا کر اور ان مین پہونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تہے چنانچہ اسی بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت مین مثیل مسیح ہونیکا دعوے ہے تو پہر آپ بہی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پہر اسکو زندہ کر کے دکہلائیے ۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس مین ایسا لکہا ہے متشابہات مین سے ہین اور ان کے یہہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالے نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسی کو صفات خالقیت مین شریک

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۸

کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالے اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسرون کو دیسکتا ہے تو اُس سے اسکی خدائی باطل ہوتی ہے اور صفحہ ۳۰۲ مین ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تہا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنون مین ایسے امور کیطرف لوگون کے خیالات جہکے ہوئے تہے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تہے وہ لوگ جو فرعون کے وقت مین مصر مین ایسی ایسے کام کرتے تہے جو سانپ بنا کر دکہلا دیتے تہے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے انکو زندہ جانورون کی طرح چلا دیتے تہے وہ حضرت مسیح کے وقت مین عام طور پر یہودیون کے ملکون مین پہیل گئے تہے اور یہودیون نے اُنکے بہت سے ساحرانہ کام سیکہ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہہ نہین کہ خدا تعالے نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کہلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پہونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہین تو پیرون سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتہہ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بہی کرتے رہے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑہئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جسمین کلون کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہو جاتی ہے اور صفحہ ۳۰۵ مین ہے ماسوا اسکے یہہ بہی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین کیونکہ

نتیجہ حاشیہ صفحہ ۳۰۹

عمل الترب مین جسکو زمانہ حال مین مسمریزم کہتے ہین ایسے ایسے عجائبات ہین کہ اسمین پوری پوری مشق کرنیوالے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر ان چیزون کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہین۔ انسان کی روح مین کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بیجان ہی ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہین جو زندون سے صادر ہوا کرتے ہین۔ اور صفحہ ۳۰۶ مین مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اسکو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہین ہوتا بلکہ بدستور بیجان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اسکو جنبش مین لاتی ہے اور صفحہ ۳۰۹ مین ہے بہر حال مسیح کی یہہ تربی کارروائیان زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تہین۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ عمل ایسا قدر کے لایق نہین جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہین اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تہا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ تہا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جسپر ہمارے نبی صلعم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بہی اس عمل جسمانی کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کیوجہ سے جو ان کے فطرت مین مرکوز تہی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تہا ورنہ دراصل مسیح کو بہی یہ عمل پسند نہ تہا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہہ ہی کہ جو شخص اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتون کو خرچ کرتا رہی وہ اپنی ان روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو دور کرتے ہین بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل

اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنے نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالے

مقصد ہی اسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریون کو اس عمل کے ذریعہ سی اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتون کے کامل طور پر دلونمین قائم کرنے کے بارے مین اُنکی کارروائیون کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مُردے جو زندہ ہوتے تھے یعنے وہ قریب المرگ آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ مین مرجاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان مین پیدا ہو جاتی تھی اور ازالے کے **صفحہ ۳۲۲** مین ہے "غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان مین پھونک مار کر انہین سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہین بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا × × بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم مین سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی۔"

۱۲۹ صفحہ [illegible]

۱۵ **توضیح کے صفحہ ۹** مین آپ لکھتے ہین کہ کفار مکہ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھین اور روبرو ہی اُترین اور اُنہین جواب ملا تھا کہ **قل سبحان ربی** یعنے خدا تعالے کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دار الابتلا مین دکہاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے اب مین کہتا ہون کہ جو امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو افضل الانبیا تھے جائز نہین اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہی۔ اور صفحہ ۶ مین لکھتے ہین قانون قدرت بہی اسی کو چاہتا اور اُسی کو مانتا ہی اور **ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۵** مین لکھتے ہین ماسوا اسکے اور کئی طریق سے اُن پرانے خیالات پر سخت اعتراض وارد ہوتے ہین جن سے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی × × از انجملہ ایک یہ اعتراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کا ایسے خوارق دنیا مین دکہانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴) لیلۃ القدر سے جسکا ذکر قرآن مین ہے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱

کرنا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتین اس بات کو ثابت کر چکی ہین کہ بعض بلند پہاڑون کی چوٹیون پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جسمین زندہ رہنا ممکن نہین پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کسقدر لغو خیال ہے + **حاشیہ** ۔ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات مین سے ہے تو پہر آنحضرت صلعم کا معراج اس جسم کے ساتہ کیونکر جائز ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہین تہا بلکہ نہایت اعلے درجہ کا کشف تہا ۔ **اور اسکے صفحہ ۱۴۶** مین ہے ۔ پہر مسیح کے بارے مین یہہ بہی سوچنا چاہئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہین ہنسینگے کہ جبکہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کیطرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے ۔

۱۵ **آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۵۴** لکہتے ہین تم سمجہتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے ۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے ۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکہا گیا ہے ۔ مگر درحقیقت یہ رات نہین ہے ۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے